US3253 P 24-12-09

EWAN LATEEF.

Sekhawat Ali lateef

Matba Mateen Noor (Kanpur).

1277 H.

43.

- Urdu Shayari - Daraween-o-Kulliyaat.

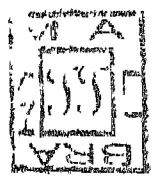
درین زمان سعادت قران بعض حضرت خواجه [illegible]

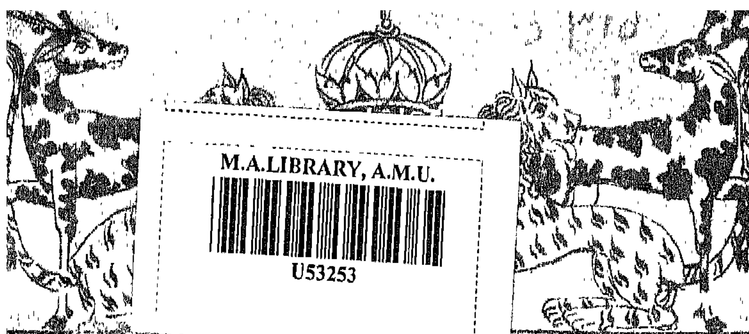
دیوان بلاغت عنوان فصاحت توامان [illegible]

[illegible]

باهتمام لاله بهاری لعل [illegible] گوکل چند [illegible]

در مطبع [illegible] طبع شد













بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد اس خالق کی کہ ناپید اول ہی ہر ا
ایک ہم ہیں عبد اسکے اور وہ معبود ہمارا
اس زبان کو پاک کرتا ہی مگر اسکے طور سی
اور اسکا ہی مداح خود وہ عالم سر و شہود
ہیں جمیع اصحاب اور اولاد اسکی طاہر ہیں
اور انکی ذات پاک پر رحمت خدا کی ہو مدام
بعد ازیں ہی عرض احقر بندگان خوب کی
تھی بڑی لطفی سیاد ایک محسن لطیف
تھا سعادت کو علی ہی نام میرا ایک اختر ج
سخن سے ہی شوق تھا شعر و سخن کا شستہ
لیک ایک انکی سخن میں آئی کیا کوئی آگ ن
تھا [illegible]
[illegible]

جس نے خلقت تمام جن و انس کو پیدا کیا
اور اسکی حمد و شکر ہی خارج لسان ماسوا
وہ ہی نعت پاک و اطہر حضرت خیر الورا
کسکو یارا جو زبان اسکی کرے مدحت بیاں
جن سے سب سامان دست اسلام کا مطلق ہوا
اور بلا یک کلمہ سم کی صد درود و صد ثنا
پیش ارباب بصیرت اور عقیل پیرد کا
ہر کلام اور انکی تھی تنبیہ ہمیشہ ان رضا
اور میں نے پایا تحسین اہل صفادت سے بڑا
تھی وہ معروف اور مشغول الحزن الشر وابا
جبکہ اس واز الفنا [illegible]
[illegible]
[illegible]

ین ہی اس درد والم مین بہا جو اسن باختہ — ایک مدت مین رہا اس رنج مین بس مبتلا
سب خیال آتا جوانی اور خلق و علم کا — دل کی اوپر ایک صدمہ سخت آ پہونچتا بیا
خرش ایکروز کھولا اونکی بستہ کو جوا — پایا مین اونمین کچھ غزل اونکو نکال اوسی لیا
ور خیال آیا کہ میہ محنت نہوی رایگان — انمین صورت نا مداری برادری ولا
ری سعی و جہد سی اپنی اونہین سب جمع کر — ایک بار ترتیب دیوان کر کی چھپوایا ہی لا
ی رجا اب ناظرین باخرد سی یہ کہ جو — ہو خطا و سہو اوسکو دیوین اصلاح بجا
ور اگر اونکو نہو اسطور استعداد حک — لفظ تحفہ کا زبان اوپر نہ لاوین مطلقا
ی خدای پاک سی امید میری ہر زمان — ہو سخن مقبول عالم یہ بحسب مدعا

آغاز دیوان

عجب عالم ہی زلفون نی رخ پر نور دلبر کا — گمان ہی پردہ ظلمات مین خورشید خاور کا
ین کچھ دشت وحشت مین مجھی فصاد کی حاجت — کہ ہر خار مغیلان کر رہا ہی کام نشتر کا
شمیم زلف عنبر بیز سی ساری زمانی مین — ہوا کافور سی ہی نرخ ارزان مشک و عنبر کا
ری ابرو ہین وہ محراب طاق کعبہ خوبی — تعجب سی رہا کرتا ہی شور اللہ و اکبر کا
پسندائی نہ کیونکر وصل مین تکرار بوسون کی — لب شیرین مین ہی اونکی مزا قند مکرر کا
غضب ہی چشم دریا بار کی ہی قطرہ افشانی — ہزارون بار پانی کر دیا زہرہ سمندر کا
لی ہین انتظار نامہ محبوب مین یہان تک — گماں ہی جسم لاغر پر ہماری تار مسطر کا

نسیم فضل حق جاری ہو گلزار تمنا مین
کھلی غنچہ لطیف خستہ کی طبع مکدر کا

عیان تہا نور ختم المرسلین کا — نتہا جب نام ہی عرش و زمین کا
ین ہون مداح نور اولین کا — نہین ہی خوف روز آخرین کا

بدولت اسکی ای شاہ ولا ۱۳ لقب اکثیر ہی خاک زمین کا
ملا جب ہمکو ایسا خضر ایمان نشان پایا ہی راہ راستین کا
شب میلاد ہی ایسی لیلۃ القدر کہ پروانہ ہون نور شمع دین کا
مسیحا تابع فرمان ہی ہردم کہ ہون بیمار چشم نرگسین کا
مین اپنی دام مین عنقا کو لایا تصور ہی میان نازنین کا
رخ پر نور کا مین مشتری ہون نہین عاشق کسی زہرہ جبین کا
اندہیرا کیون نہ بجلی پانون بہاگی اوجالا ہو گیا ہی شمع دین کا
شب معراج رب العالمین کی دیا علم اولین اور آخرین کا
تیری خدمت سی پایا شاہ زمانہ ملا ہی مرتبہ روح الامین کا
رخ پرنور کی آگی کسے کو پسند آئی نہ جلوہ حور عین کا
گرا ہی در دندان سی ستارا جلا مسواک ہی در ثمین کا
لطیف خستہ ہی دوزخ سی آزاد کہ بندہ ہی شفیع المذنبین کا
رہیگا حشر تک بیدل پر اپنی داغ حسرتکا نپایا ایک بوسہ بہی روی ماہ طلعتکا
مجہی کیا غم ہی گر شہرہ ہی ری نوا دین کی دیار عشق مین تیرہ ہی رسوائی و ذلت کا
شب دیجور مین کیا مجکو حاجت ہی فتیلہ کی جگر پر داغ روشن ہی جو اوس کی محبتکا
تری تلوار ہی کافر مین اپنی قضا آئی تو مومن ہون مجہی ملجائیگا تیبہ شہادتکا
بہروسا ہے لاتقنطوا پر چاہیی ہمکو کہ ہر دم جوش پر رہتا ہی دریا اوسکی رحمتکا
مری کیا کیا اوٹہائی زندگی مین ناتوانی سی کہ سب پر زور ظاہر تہا میری ضعف اوٹہانیکا
لطیف خستہ ہم آیت یہی ہین ختم رسالت پہ ہی ہم عاصیون کو اک وسیلہ ہی شفاعت

داغ سینہ کو میری اشرفی زر سمجھا
زلف کو مشک ختن رخ کو گل تر سمجھا
نفع کچھ عاشق مضطر کو نہین غیر ضرر
ہر قدم پہ جو کھلین پانؤ کی فصدین ناگاہ
نیشتر گلشن ہستی ہی جب غنچۂ خاطر نہ کھلا

مجھسے دلریش کو درویش پہ تونگر سمجھا
لب کو یاقوت یمن خال کو عنبر سمجھا
لقد دل راہ محبت مین مین گوہر سمجھا
خار صحرا کو مین فصاد کا نشتر سمجھا
مین ہوائی چمن دہر کو صرصر سمجھا

ای لطیف اوسکو دو جہان مین ٹھکانا کیا ہی
جو کوئی حضرت شبیر کو رہبر سمجھا

دلمین خیال ہی صنم گلعذار کا
بوسہ ملا جو نرگس جادوئی یار کا
محشر مین کس ستمگر نی چھپایا ہی نقد دل
کچھ موتیونسے دانۂ انگور کم نہین
ثابت ہین گریبان عرق روی یار سی
کیا برق چمکی عارض انور کی سامنے
حاضر کرون مین تار رگ جان زار کا
سن حسن کی مری شعر کو کٹ کٹ گیا عدو

گھونگھٹ مین منہ چھپا ہی عروس بہار کا
جسکا کہین پڑی نہ ہرن کی شکار کا
اللہ نام کیا ہی مری رازدار کا
زیور ہی قدرتی یہ عروس بہار کا
پنکھا ہلاؤن موج نسیم بہار کا
ممکن مقابلہ نہین ہی نور و نار کا
ڈورا جو کم پڑی تو تیر سے سوئی کی ناک کا
سر بیت پہ نقش ہوا ذوالفقار کا

باغ جہان مین کیسی پریشان ہوئی لطیف
دیکھا جو پیچ سنبل گیسوی یار کا

فصل خزان مین رنگ ہی فصل بہار کا
روشن ہی صاف چہرہ سی تفسیر والضحی

داغ جگر ہی گل چمن انتظار کا
کیا پوچھنا ہی مصحف رخسار یار کا

شب فراق سی ہی تیرہ بار اسقدر | عالم ہی سرو آہ مین شکل چنار کا
تاریکی مزار سی کچھ غم نہین مجھے | روشن رہی چراغ دل داغدار کا
پھرتی ہین ایک آن مین آنکھین جہان کی | سیکھا ہی طرز گردش لیل و نہار کا
بلبل نی عشق مین گل رعنا کی جان دی | کاٹا ہی جنون کو بسیج بہار کا
سرگرم اختلاط رہون کیون نہ روز و شب | بیت العنب سی عقد ہی مجھ بادہ خوار کا
کس غیرت مسیح نی مجھکو کیا شہید | خاک شفا لقب ہی جو خاک مزار کا
حاشا ہوس نہین مجھی عطر گلاب کی | یارب عرق ملی گل رخسار یار کا
یاران رفتہ یاد ہوی وقت سیکھے | کیا نشہ کرکرا ہوا مجھ بادہ خوار کا
لکھتا ہون وصف نقش قدم اوسکا اندنون | کیونکر نہ خوش نویس ہون خط غبار کا
بی فیض کوئی شی نہین اس باغ دہر مین | رہرو کو پھل ملا شجر سایہ دار کا
گلشن مین جب خیال بندھا روئی یار کا | رنگ اوڑ گیا نظر مین گل نوبہار کا
سو بار صحن باغ مین آئی گئی خزان | سوکھا مگر نہ زخم دل بیقرار کا
دانا کو چاہئی نہ کبھی ہاتھہ سے چھوڑے | گیسوئی یار مین ہی اثر زہر مار کا
ادنی کو چاہی رتبہ علی عطا کری | پایان نہین ہی رحمت پروردگار کا
آغاز خط نہین ہی ابھی خورد سال ہی | سادہ ورق ہی مصحف رخسار یار کا
کیونکر نہ بلبلونکو اسیری سی رنج ہو | گل ہی چمن مین آمد فصل بہار کا

زخم جگر کھلا ہی جو پھولونکو دیکھہ کر
یہ بھی کوئی شگوفہ ہی فصل بہار کا

سودا ہوا چمن مین جو مژگان یار کا | نشتر رگ جگر مین چبھا نوک خار کا

خالی نہیں شجر بھی تیری سوز عشق سے
شاہد ہے حال زار درخت چنار کا

اللہ کی وجود عدم کا کیا ثبوت
اسرار ہے یہی دہن تنگ یار کا

وعدہ خلافیوں سے میں تنگ آگیا حضور
کیا پوچھتے ہو حال دل بیقرار کا

تلوونکی بدلی دلمیں چبھی گا رقیب کی
خار مژہ سے سبزہ ہماری مزار کا

عالم میں کیوں نہ خون دل داغدار ہو
عاشق ہوں تیغ ابروی خمدار یار کا

لالہ کھلا ہے تختہ سوسن میں یکسنا
چشم صنم میں قہر ہے عالم خمار کا

یوہیں رہیں گے یار جو رنگ کے شوخیان
مہندی تمہاری خون کرے گی ہزار کا

ہر شعر سے ٹپکتی جو کوئی حرف اولین
ورد زبان ہو نام لطیف نزار کا

پہلو سے جدا ہو نہ کبھی یار کسی کا
بیمار ہو ہرگز نہ دل زار کسی کا

اچھی نہیں ابروی خمیدہ کی اشارے
کاٹے نہ گلا آپ کی تلوار کسی کا

کیونکر دل بیمار میں پھر جان نہ آجائے
ہے آب بقا شربت دیدار کسی کا

کس سنگدلی سے ہے میری خون کا پیاسا
واللہ نہیں وہ بت خونخوار کسی کا

بیوجہ نہیں خون رواں دیدۂ تر سے
عاشق ہے لطیف جگر افگار کسی کا

جسطرح آج تیرا عاشق مضطر رو دیا
ایکدم بھی نہ کبھی ابر سیہ تر رو دیا

آج اتنا غم فرقت میں میں دن بھر رو دیا
گر گئی یار میری آنکھ سے سمندر رو دیا

اک جہان درد و مصیبت سے برابر رو دیا
حال سنا اونکی نہ ای چرخ ستمگر رو دیا

صد ترا دیں سوخ دل آزار کی کو دیکھی
ہنس دیا صاف جو میں با دل مضطر رو دیا

تنہائی ایک ایک بھری آنکھ برسی میری
مین جو ہر نخل گلستان کی برابر رویا

جب لطیف جگر افگار کو آیا نہ قرار
جا کی سنگ در جانان سی لپٹ کر رویا

گیسوئی شب رنگ کا سودا ہی مجکو بر بلا
رات بھر کیونکر نہ لہرائی میری سر پہ بلا

ہر طرف ہی عاشقوں مین فتنۂ محشر بپا
ای صنم تو نی ملا کیون عطر فتنہ بر ملا

تہا خیال روی آتش رنگ جب ہنگام شب
شمع سوزاں کی طرح میرا دل مضطر جلا

ذبح کر مجھ خستہ کو شمشیر ابرو سے نگار
او بت سفاک میری قتل کو خنجر نہ لا

داغ دل روشن ہی بہ رنگ شمع ہون خالی چراغ
فایدہ ہی کیا اگر گور غریبان پہ جلا

دود آہ آتشین سی یہ ہوا شعلہ بلند
باغ مین ہر آشیان بلبل مضطر جلا

مرحبا تو نی لطیف خستہ قاتل کی حضور
رکھ دیا کس شوق سی اپنا تہ خنجر گلا

اگر ساغر می بسر نہ ہو گا
تو کیا کیا قلق لب پے دلبر نہ ہو گا

پیر پیر و تیری لعل نوشین سکی آگی
کبھی خنجر و لعل احمر نہ ہو گا +

جو ابرو دی خمدار ہین طاق کعبہ
تو وان ذکر اللہ و اکبر نہ ہو گا

میری دشت مین ا مجنون ہی وہ وسعت
کہ سرسبز ملک سکندر نہ ہو گا

جفا مین نکر خوف کر ای ستمگر +
بہلا کیا کبھی روز محشر نہ ہو گا

فروزان رخ ماہ گردون ہی لیکن
میری مہر انور سے بہتر نہ ہو گا

کہی دیتی ہین ہم کہ ایوان گردون
در یار کی جیسے برابر نہ ہو گا

جو دنیا مین نقاب اوسکی چہرہ سی اوٹھا
نمایان کبھی مہر انور نہ ہو گا

بہت حیرت عاشق یار سی وہ نشین پہ
میری عشق کا شور گہر گہر نہ ہو گا

ستمگر تری زلف مشکین کا سودا حوالے ہی دیگی اگر سر نہ ہوگا

اگر وہ تسلی کی باتیں کریگے
لطیف جگر خستہ مضطر نہ ہوگا

ہی یار دیکھا جو ہر تیغ نظر اپنا
ہی پان کھی پڑی ویسی سینہ سپر اپنا
یا مرہم دیدار حسینان دل آزار
ہرگز نہ کبھی خشک ہو زخم جگر اپنا

تنہائی میں رہتا ہی لطیف دل خستہ
ہمراہ مری آٹھ پہر درد سر اپنا

مہ پر سوی دل بانکیا
خط تقدیر کا لکھا نکیا
ہم جتی نہیں بشر اوسکو
عشق جبکا کلیجہ کہا نکیا
دیکھتے ہی میں ہوگیا بیہوش
درد دل یار سے کہا نکیا
مدد پاؤن کی تو کیا اوخار
اپنی دل کا تو ا بلہ نکیا
کسی روز ای مہر خوبی
چاند سا منہ مجھے دکہا نکیا
ان ہونٹون پر آگے لیکن
یار کا بیٹھہ حقا نکیا
روی چلا کی ہم بروز فراق
درد پہلو سی جب رہا نکیا
دیا ہی اوسکو پیار وس سے
ایک بوسہ مجھے دیا نکیا

ای لطیف جگر کباب کبھی
ساغری کا دولہ نکیا +

تی نگاہ یار کی مجھکو جلا دیا
گردون کی پیس پیس گی سرمہ بنا دیا
یا مستی باغمین رخ گلگون دیکھا
کتنے یہہ داغ دل پہ ہماری لگا دیا

کس لالہ رو نی باغ مین چہرا دکہا دیا
کسنی یہ داغ دل پہ ہمارے لگا دیا

پیغام بر نی وصل کا مژدہ سنا دیا
بیمار تہا مسیح نے آکر جلا دیا

ساقی نی مجکو جام مئی ناب کا دیا
یا آکی خضر نی مجہی آب بقا دیا

قاصد نی آج مجکو خط یار لا دیا
احوال درد صفحۂ دل سی مٹا دیا

چہرہ سی جب نقاب مبارک اوٹہا دیا
گلزار بحیرہ ان کا نمونہ دکہا دیا

کسنی شراب ناب کا ساغر پلا دیا
آب بقا کو دل سی ہمارے بہلا دیا

اوس شعلہ رو نی جب رخ روشن دکہا دیا
موسا یتی نی طور کا جلوہ دکہا دیا

جیسی صفی ہین تجہہ بہاری نگاہ مین
نظروں نسی مجہہ غیر کو اتنا گرا دیا

آنکہون پہ رہی گوشۂ تربت نگاہ مین
ہجر بتان نی گور کناری لگا دیا

سنی لگاکی اوس بت آئینہ رو نی آج
عالم کو صاف مجلس حیران بنا دیا

بوسہ کا جب سوال کیا ہاتہہ جوڑ کر
اوسنی کرا جواب مجہی پر ملا دیا

افسوس یا نصیب کہ شور آب چشم نی
دم مین شراب ناب کو سرکہ بنا دیا

تشبیہ گیسوئی رخ رنگین کی فکر ہی
لالہ نی طرہ کی طرح سنبل بچہا دیا

پوچہی حقیقت چمن خلد ہمنی جب
کوچہ کو اونکی باد صبا نی بتا دیا

ہی جیسی یار کی قدر اندازیون کی دہوم
لخت جگر کو ہمنی نشانہ بنا دیا

سنتی ہی نہین ہو حال دل زار کو ہمکی
کس سنگدل نی آپکو پتہر بنا دیا

جب عشق زلف یار کا زنجیر پا ہوا
وحشت لی طرہ کی طوق گلہ مین پہنا دیا

بالائی سطح خاک میری چشم زار نی
آنسو بہا بہا کی سمندر بنا دیا

بی قدم ہوا مین گلبن عالم مین سرخرو
وسنی جو آج پانکا ٹہر اٹہلا دیا

غیروں کو ملی حضور ملی دولت وصال || ہم تو غریب ہیں ہمیں بوسہ دیا دیا

افسوس ای لطیف مجھی بخت نے تری
ایسے طرح سی قید بلا میں پھنسا دیا

سیر چمن کو آپ نہ آئی تو کیا ہوا — صدمہ نہ مرے اٹھتی اٹھائی تو کیا ہوا
ہر روز خون کرتی ہیں اطفال برہمن — گنگا میں ڈوب کر جو نہائی تو کیا ہوا
غصہ میں بوسہ آنکھوں کی پائی تو کیا ہوا — یا دام تیغ ہاتھ میں آئی تو کیا ہوا
صورت دکھا کی دور سی تشریف لے گئی — شکل خیال آنکھوں میں آئی تو کیا ہوا
بی لطفیوں میں لطف ملاقات بھی نہیں — صاحب جو بیدلی سی تم آئی تو کیا ہوا
دل مبتلای زلف رسا ہی تو کیا ہوا — کالی بلا سی کام پڑا ہی تو کیا ہوا
اللہ سی آرزو ہی کہ جو خون ہو دل مرا — ہاتھوں میں انکی رنگ حنا ہی تو کیا ہوا
ناراض وہ خدا ہی دو عالم نہ چاہیے — اک طفل برہمن جو خفا ہی تو کیا ہوا

سب کہو کی لطف دولت ایمان نقد دل
جیتا ہوں لطیف بچا یا تو کیا ہوا

## غزل

پھر شعر دیدہ میں جوش جنون پیدا ہوا — شکر حق کہ کیت پیدا نہ پر قبضہ ہوا
جب نقاب اولٹا رخ گلرنگ سی اوس شوخ نی — زعفرانی شرم کی مارے گل رعنا ہوا
دست رنگین سی تمہاری شوخ ایسے ہو گئی — مہندی کی جورو تکو دعوی ید بیضا ہوا
ساقیا محفل میں گر میکش نہیں تو کیا ہوا — زندگی کا ہی سیری لبریز پیمانہ ہوا

خون دل روتا تھا میں جو جبر دم ای لطیف

دھوتی ہیں ہم نامۂ اعمال کا لکھا ہوا

مہربان مجھ پر جو شب وہ ماہ پیکر ہو گیا
نحس تھا طالع کا اختر سعد اکبر ہو گیا

سنکی وصف روی جانان ہو گئی مشتاق ہم
نی پڑھی قرآن گویا آج از بر ہو گیا

اوٹھ گیا جب دم رخ پر نور جانان سی نقاب
آسمان پر منفعل ماہ منور ہو گیا

اور کیا ہوگی لب دندان جانان کی نمود
لعل پھیکا ہو گیا بی آب گوہر ہو گیا

جان دیکر کشمکش سی دم کی پائی ہی نجات
سر دیا تب قلعۂ ہستی یہان سر ہو گیا

چار دن کنج قفس مین چین سی بلبل رہی
صحن گلشن مین گذار باد صرصر ہو گیا

وادی وحشت مین جب نالان ہوی ہم ای لطیف
دامن دشت جنون دامان محشر ہو گیا

ساقی نی کیا سمجھکی مجھے جام بھر دیا
بدمست کر لیا تو اسی بس مین کر لیا

ساقی نی چشم مست سی بیہست کر دیا
بیخود کیا تو ہاتھ سی لقمہ جگر لیا

جان آگئی جو کوچۂ قاتل مین سر دیا
سر کیا دیا کہ قلعۂ ہستی کو سر کیا

خندان جو اوسنی جانب دریا گذر کیا
دانتون نی موتیون کا جگر آب کر دیا

پابہ گران سمجھکی جدا تن سی سر کیا
زخمی ہمین تو منت قاتل نی کر دیا

جب مہربان حال وہ رشک قمر ہوا
تا بہ نگاہ مہر سی چاک جگر ہوا

کس رشک شمع طور نی موسی سی پوچھکی
گلشن مین گل چراغ گل لالہ کر دیا

باد خزان نی بلبل ناشاد کی طرح
افسوس ہی لطیف کو برباد کر دیا

اب منتظر جنت مین قمر ماسے گا
راتت اند سر ہی ہی کہان جاسی گا

گھر میں غیروں کی اگر جائیگا — ایکدن مفت دغا پائیگا
پھر اب یار سے چلے جائیگا — فاتحہ پڑھنی کو پھر آئیگا
نعش پر میری ہیں مرگ عبث — آنسو آنکھوں سے نہ برسائیگا
ہمکو خالق نے دیا ہی وہ حسین — دیکھیگا اوسی عشق کہائیگا
سنبل زار پریشان ہوگا — زلفیں گلشن میں نہ بکھرائیگا
آنی وعدہ فردا کیسا — یوں کسے اور کو بہلائیگا
اپنی ہم جنسوں میں عزت ہوگی — نظر لطف جو فرمائیگا

عاشق زلف مسلسل ہی لطیف
کوئی زنجیر اوسی پہنائیگا

ہماری ساتھ جو وہ گلبدن نہیں جاتا — تو سیر باغ سی رنج و محن نہیں جاتا
کیا ہی عشق نی بیہوش جسکو ای نادان — وہ وعظ و پند سی ہوشیار ہو نہیں جاتا
ماو نالہ میں بلبل کیطرح مرتا ہوں — ترا غرور جو ای گلبدن نہیں جاتا
وہ ای عاشق خود رفتہ ہی وصال حبیب — کہ چارہ گر سی یہ دیوانہ پن نہیں جاتا
میں بیہودہ ہو نکو سلام و پیام کیا لکھوں — کہ نامہ بر کوئی سوئی وطن نہیں جاتا

لطیف کیوں نہ سر و ریش یہاں نالاں
بسوئی روضۂ شاہ زمن نہیں جاتا

ہم مست ہیں خیال نہیں نام و ننگ کا — ایمان و آبرو ہی ہمیں پیالہ بنگ کا
گیسو ہی مجکو یاد کسی گوری رنگ کا — بیڑی پنہا دو شوق ہی قید فرنگ کا
گیسو ہی مشک فام ہیں رخسار صاف ہی — گو اندہ ملا ہوا ہی ختن سی فرنگ کا

اب اور بہی ہی زینت گلزار حسن کی ۱۴ آغاز ہی بہار خط سبز رنگ کا

خال سیہ نہین ہی رخ یار پر لطیف
شہزادہ شہر زم مین ہی شاہ زنگ کا

روبرو شمع عارض پر نور کیسا ہوا آفتاب
زرد رو ہی باعث غیرت سراپا آفتاب

ای پری رو حسن وہ آتشین ہی دل فریب
دیکہتی ہی کیون نہو محو تماشا آفتاب

جب سی مونہ اوس ماہ کا ہی زیر دامان نقاب
آفتین سر پر میری لاتا ہی کیا کیا آفتاب

جام مے ساقی نی خود بہر بہر کی بیدست دے
یا الٰہی ہی کہ یہ ہی آج کلا آفتاب

سبد نگیا دل مین خیال روی انور سقیدر
ہوگیا ہی اہل عالم کو تماشا آفتاب

## غزل

روز فراق کیون مری پیچہی پڑی ہی دہوپ
جب دیکہتا ہون سامنی اپنی کہڑی ہی دہوپ

ملتی نہین ہی سایہ دیوار مین پناہ
کیسی ہوا ہی گرم ہی کیسی کڑی ہی دہوپ

چنگاریان اوڑتی ہین درختون سی جای گل
باغ جہان مین چہوٹتی ہوئی پہلجہڑی ہی دہوپ

طاقت ہی سوز آتش دل سی لڑی گی کیا
خود آگی پہلی ہی میری پاون پڑی ہی دہوپ

اب رات کو تو آگ نہ برسیگی اسطرح
دن ڈہل گیا ہی اور یہان دو گہڑی ہی دہوپ

انسان جل رہی ہین بہی جان ہین گواہ
ہی وحش وطیر کو بہی شکایت کڑی ہی دہوپ

اوس رشک مہر کا جو شب ہجر تہا خیال
ہین چاندنی کو دیکہہ کی بولا بڑی ہی دہوپ

صدمہ نہین عناصر اربع ہی آگ کو
باقی کئی ہین حر دلی پیچہی پڑی ہی دہوپ

سادی مکان صبح سی تنور ہوگئے
جسپر ہی شام دور ابہی تم پڑی ہی دہوپ

وہم وخیال ہی کہ جو زندہ بچے کوئی
ایسی ہی تیز اور اگر دو گہڑی ہی دہوپ

نسب جل رہی ہین آتش خورشید مین لطیف
کس سی کہین کہ پیچھی ہماری پڑھی ہی دھوپ

اب تڑپنا ہی عبث مرغ قفس آپ سی آپ
دلمین صیاد کی آتا ہی ترس آپ سی آپ

عکس افگن تو نہین یار کی گیسوی دراز
لمبیان آج جو بھرتا ہی فرس آپ سی آپ

ہاتھ پھیلاتی ہین دینار کی خاطر ہر جا
زرد ہو جاتی ہین ارباب ہوس آپ سی آپ

دن رہائی کی قریب آ ہی اسیرو شاید
کھل گئی آج جو در ہای قفس آپ سی آپ

ہون وہ رہرو جو بچھڑتا ہون کبھی قافلہ سی
ڈھونڈتی پھرتی ہی آواز جرس آپ سی آپ

موسم گل کی خبر لائی ہی کیا باد صبا
چہچہاتی ہین جو مرغان قفس آپ سی آپ

یک بیک قتل کیا تیم ادا سی مجکو
آگیا دلمین جو قاتل کی ترس آپ سی آپ

ساقیا عار ہی میخانہ کی جانی سی مجھے
لیگئی بادہ گلگون کی ہوس آپ سی آپ

شعلہ روی صنم کا جو تصور آیا
جل اوٹھا شمع صفت تار نفس آپ سی آپ

تاک مین بلبل نالان کی عبث ہی صیاد
عشق گل مین ہی وہ محبوس قفس آپ سی آپ

ساتھ اپنی ہی کہین روح شہیدان تو نہین
ہر قدم پر جو بھڑکتا ہی فرس آپ سی آپ

جذبہ دل اسی کہتی ہین کہ وہ آج مجھے
پانچ بوسون کی عوض دیتی ہین دس آپ سی آپ

شعلہ آہ جگر سوز سی صیاد میری
خاک جلکر ہوا ہی کنج قفس آپ سی آپ

ہی پیش نظر ابروی خمدار کی صورت
ہمدم نہ کہا ہی کوئی تلوار کی صورت

ابھی گل مین ہوا اسکو کہہ کی کانٹا تو میرا نام
اغیار کی آنکھو نمین چبھون خار کی صورت

انکھوں لکھا ہی اوس گل کی مجھی جیسی تصویر ۱۶ بیمار ہوں مین نرگس بیمار کی صورت
شاہد ہین مگر انکھہ سی دیکھی نہین ہمنی عنقا کی طرح ہی کمر یار کی صورت

اتنا نہ کبھی شوخ دل آزار نی پوچھا
کیسی ہی **لطیف** جگر افگار کی صورت

منظور ہی زلفونکی تیری وصف و ثنا آج پہندی ہیت میری طائر مضمون پھنسا آج
دل گیسوی پیچان پہ کہان جاکی پہنسا آج افسوس ہوا تو ہی گرفتار بلا آج
لکھون جو خط سبز تبسم کی مین ثنا آج رنگ پر طوطی اہی کاغذ ہوا آج
لکھا جو کتاب صفت روی صفا کو ہر صفحہ بستان ورق مہر ہوا آج

یہ فیض ہی وصف رخ پر نور محمد
ہی خلق مین مشہور **لطیف** اور صفا آج

یا خدا اوس سی جو اغیار کرین چار نظر دو نو آنکھین نہ رہین اور ہو بیکار نظر
نظر یار سی کی مینی جو دو چار نظر چشم نرگس سی سوا ہو گئی بیمار نظر
بلبل زار جو دیکھی گل عارض کو کبھی پہر تو ہرگز نہ کری جانب گلزار نظر
قتل عاشق کی لئی ہی خم ابرو کافی کیچی بیگانہ کبھی جانب تلوار نظر

خاک آنکھو کسی ملی خوب **لطیف** خستہ
روضۂ سبطِ نبی سی جو ہو دو چار نظر

اب اگیا ہی میرا جو دل گوری رنگ پہ تسخیر کا ارادہ ہی ملک فرنگ کا
نمبر ۱ ہی حضور مین مجرا کری ہی بیگم دہ بار و تو صیل کری ناچ ورنگ کا
حبیب سی نظر مین غمزہ ابرو ہی یار سے آنکھین جو بڑی اہی ہین کمان و خدنگ کا

فصل چمن کبھی ہی کبھی موسم خزان ۔ کیفیت زمانہ نہین ایک رنگ پر

میرا علاج خضر سے دریافت کیجیے ۔ مرتا ہون بیگناہ کسی سبز رنگ پر

ہم پائنتی کھڑی ہون سرہانی کھڑی ہی تیغ ۔ سوتا ہی دیکھین کون تمہاری پلنگ پر

اچھی نہین حضور کی آتش مزاجیان ۔ ہم خاک ڈال بیٹھی ہین ناموس ننگ پر

ٹھہرا نہین فقیر کو منظور بعد مرگ ۔ لکھا نہ جائی نام میرا لوح سنگ پر

کالی ہی ای لطیف جو بندی خدا کی ہین
ناحق ہی پھر مزاج ادہین گوری رنگ پر

حاصل ہی ہمکو ساقی کوثر سی اختلاط ۔ جنت مین ہمکو ہوگا پیمبر سے اختلاط

ہین جبسی گرمیان تب ہجران کی جوش پہ ۔ بستر سی ارتباط ہی چادر سے اختلاط

دربار مین حضور کی پہونچون نہ کسطرح ۔ دربان سی ارتباط ہی افسر سی اختلاط

جبسی ملازمت ہی جناب حضور کی ۔ خاقان سی ارتباط ہی اکبر سے اختلاط

طوفان سیل اشک مین غوطی نہ کہاونگا ۔ کشتی سی ارتباط ہی لنگر سے اختلاط

یہ واسطہ ہی اپنی شفاعت کا ای لطیف
شبیر سی ارتباط ہی حیدر سی اختلاط

یا الٰہی بیٹھی بیٹھی ہوگیا آزار شمع ۔ ہی دل مضطر کو میری سوز حال زار شمع

خاک جلکر ہوگیا ہی جسم مین صبر و توان ۔ برق خاطف سی سوا ہی شعلہ گلنار شمع

جب دل سوزان سی نکلا دود آہ آتشین ۔ ایکدم مین ہوگیا گل شعلۂ رخسار شمع

پوچھ لو پروانون سی ہی سوزش درد لطیف
ہی صدائی سوزش دل سی ہی اقرار شمع

ابر و باران میں تڑپتی ہی جو بی تابانہ برق ١٨ شعلۂ برق رخ روشن سی ہی دیوانہ برق
یا خدا اس ابر میں کس شعلہ رو کی ہی تلاش ہر طرف جو کوندتی پھرتی ہی بی تابانہ برق
چھوٹتا ہی میکشو نکی ہاتھ سی جام شراب یا الٰہی اب نہ تڑپی جانب میخانہ برق
آب طوفان کا اگر ارض و سما پر جوش ہی شوق سی دل میں میری لی آئی آتشخانہ برق
ابر میں زیر فلک نکلو نہ سر کھولی ہوئی چار سو ہی شعلہ افشان آج بی تابانہ برق
سردی نار جہنم گرمی دل سی میری اب بنائی خانۂ گردون میں آتشخانہ برق
لو لگی ہی شعلۂ شمع رخ پر نور سے کیون نہ تڑپی صورت پروانہ بی تابانہ برق

خوف اگر ہو شعلۂ آہ جگر ہی ای لطیف
ابر مژگان ہی میری پیدا کری یارانہ برق

رخ نگار سی ہین شرمسار لالہ و گل صبا کی کھائین طمانچہ ہزار لالہ و گل
چمن میں کون نہین ہی سوائی بلبل کی نثار عارض رنگین یار لالہ و گل
لگاؤن آگ میں گلشن میں آہ سوزان سی جلاؤن خوب برنگ چنار لالہ و گل
نہ ایک داغ جگر ہو تو فایدہ کیا ہے مزار پر ہون اگر دو ہزار لالہ و گل
نہ چین عاشق رخسار یار کو ہوگا کرین گی باغ میں کیا بیقرار لالہ و گل

جو ای لطیف وہ رشک چمن کہین آئی
تو خاک تیری نکلین ہزار لالہ و گل

جہنک جو بوسۂ لب جان بخش پائین ہم اعجاز عیسوی کو نہ خاطر میں لائین ہم
بی یار سیر باغ کو کیا خاک جائین ہم بن لی گلو نکی داغ سراپا داغ کھائین ہم
منظور ہو جو غیر سی پردہ حضور کو تار نگاہ کی اہی چلمن بنائین ہم

کرتیغ آبدار کی جوہر دکھائین آپ | ۱۹ | رستم کی داستان کہانی سنائین ہم

یاران سرد مہر جلاتی ہین دل لطیف
صحرا کو جائین آگ وطن مین لگائین ہم

عبث اوس بت کو دی بیٹھی جگر ہم
الٰہی وہ بت خود بین ہی بر ہم
طلب کرتی ہین بوسہ بخط ہم
کہان ہی مشک چین سی نسبت زلف
یہ آبادی سی نفرت ہو گئی ہی
لکھا رکھا ہی پاس اپنی خط شوق
کرین شور و فغان مرغان گلشن
تنا ہی یار کس پہلو سے لیکن
جفاؤن پر تمہین دینگی دعائین
جگر دو ٹکڑا ہی اپنا دیکھتے ہین
دل مضطر کو شوق نامہ بر ہے
حوالہ عشق کی ہی جان و ایمان
سمجھتے ہین رخ مصحف نما سے

نہ سمجھی صورت نفع و ضرر ہم
بہت اچھا ہو مر جائین اگر ہم
مزاج یار سی ہین بیخبر ہم
خطا پر ہین خطا پر سر بسر ہم
در و دیوار سی ہوتا ہون در ہم
نہین پاتی ہین لیکن نامہ بر ہم
جو کہتے ہین دل سی آہ پر شرر ہم
کہ پاتی ہین نہین اونکی کمر ہم
ستمگر یان نہین ہین کینہ در ہم
شب فرقت مین ہی رشک قمر ہم
نظر سے کہتے ہین اکثر ادھر ہم
زمانی مین ہین کتنی بیجگر ہم
خط رخسار کو زیر و زبر ہم

لطیف خستہ سی کوئی نہ بولی
مزاج ناتوان ہوتا ہی بر ہم

برآئی مراد دل سے گلے مین | منہ چوم لیا ہنستی ہنسی مین

کیا خاک مزا ہو دل لگی مین +
۲۰ رہتے ہین کدورتین ہنسی سے

ابرو سے یہ نوک جھونک کیون ہی
تلوار سے چلے یہ دل لگی مین

اوس شوخ کو تیر ہوان برس ہے
ہوتی ہی قیامت اس صدی مین

اوڑتی ہو بات بات مین تم
پرواز کہان ہی یہ پرے مین

گلزار مین شب کو ہنس رہے ہو
کیا پہول کھلے ہین چاندنی مین

عاشق سی وہ کیون نہ دور بہاگین
کب ہی انسانیت پرے مین

ذرات غبار راہ بن کر
خورشید و قمر ہین یار دلی مین

پہلو سے جو صبحدم اوٹھی وہ
روئی دہوی ہنسی خوسی مین

دل دیکی لطیف جان کہوئی
جو جبین تہی رہ گئی وہ جبین

جو غیر آئین تو اونکو امیدوار کرین
یہی ہی شرط مروت کہ ہمکو خوار کرین

پیام مرگ رسیدست و جان بلب داریم
تمہاری آنی کا کب تک ہم انتظار کرین

نہ آئین چہیڑنی کو وقت نزع بات یہی
وہ جسکو چاہتی ہین آپ اوسی کو پیار کرین

اسی سی ہم نہین جاتی ہین بزم عشرت مین
کہین نہ غیر سمجہہ کر ذلیل و خوار کرین

لطیف نام غفور الرحیم کی صدقی
گناہ گار نہ رورو کے حال زار کرین

سو کبہہ کر کانٹا ہوا ہون موسم گلزار مین
دیکہتا تو ہی چبہون گا دیدہ اغیار مین

نقد جان جب لٹ گیا دولت سرای یار مین
داغ کہائی آرزو کی درہم و دینار مین

ضعف نی باقی سی رو کا مجہکو کوی یار مین
حسرتین ہین دل سی ہی باقی دل بیمار مین

۲۱

درد پہلو نے کیا مجھکو دیا ہجر یار مین — داغ دل پھول مجھکو ہو گیا گلزار مین

کس گیا پیکان چاک نی ای سنگدل تلوار کا — خون کی چھینٹین پڑی ہین دامن و دیوار مین

آتی ہی کیا کوچہ گیسوی مشکین سے ہوا — بس گیا ہی عطر سنبل ہر در و دیوار مین

ای سہی قد آتش گل نی جلایا اور بھی — کیا قیامت ہی بہار موسم گلزار مین

عشق مین ہم اوس بت نا آشنا کی ای لطیف
ہو گئی رسوای عالم کوچہ و بازار مین

پیچ گیسو کو دیا کرتے ہین — بل کی سنبل سی کیا کرتے ہین

ساغر مے جو پیا کرتی ہین — ہمکو بدمست کیا کرتے ہین

آپکے شیفتہ و عاشق زار — نام لے لیکے جیا کرتے ہین

جنگجو غمزہ و پیر دار جہان — ہای دل چھین لیا کرتے ہین

ہم خیال لب رنگین ہین مدام — خون دل بار پیا کرتے ہین

کیون نہو عاشق گیسو لیے دم — پیچ ان آپ پیا کرتے ہین

ماہ رویون کو بصد یاس لطیف
دور ہی دیکھہ لیا کرتے ہین

بار ہا ہمسی کہا کرتے ہین — دل تمہین پر تو فدا کرتی ہین

وسوسہ ہمکو رہا کرتا ہے — غیر کیا عرض کیا کرتا ہی

جب وہ گلشن مین ہنسا کرتے ہین — غنچہ پژمردہ ہوا کرتے ہین

شکوہ سوز جگر ہے کسکو — شمع کی پہول جہڑا کرتے ہین

دیکھہ کر دل کی مرے بیتابی — غیر بے چین رہا کرتے ہین

غیری حال دل و ار لطیف
آپ بیٹھی ہوی کہا کرتی ہین

بس زلف رسا ہی اور مین ہون ۔ شب تار بلا ہی اور مین ہون

آلے سنگدل کو موم کرنا ۔ بت نا آشنا ہی اور مین ہون

یہی کہتی ہی مجھسے شام فرقت ۔ کہ اک کالی بلا ہی اور مین ہون

اغثنی یا غیاث المستغثین ۔ گروہ اشقیا ہی اور مین ہون

تکلف کس سی کرتا ہی تو اے ماہ
لطیف ناصفا ہی اور مین ہون

خادم ہون خاکسار ہون مو ضعیف ہون ۔ للہ منہ سنبہالی قبلہ شریف ہون

آلودہ گنہ ہون سراپا کثیف ہون ۔ لطف خدای پاک اگر ہی لطیف ہون

امسال اس جہتی مین تشریف لائی ۔ ہم سن ہی جان جان کہ ملی کی شریف ہون

بہاری رہا ہین سنگی نگاہون مین عمر بہر ۔ ملکا نہین ہون گو کہ نحیف و نزار ہون

ناحق بیان دیر سنائی ہین کس لئی ۔ اللہ مین تو تابع شرع شریف ہون

شاعرون مین نہ لینین مجکو نہ النسا تو کہین ۔ ایک مدت سی مین مشہور ہون حیوانون مین

واہ ای وحشت عشق آ بیابانون مین ۔ آدمی زاد ہی معروف ہی حیوانون مین

خوب جی بہرکی مین آوازا ناالحق سنتا ۔ شہوئی یا بیہ منصور سی ہی کانون مین

دل جلاتی ہی جو پڑی وسطہ ای باد صبا ۔ آتش گل سی دہہان وثنگی گلستانون مین

شاعرون مین نگنین مجکو نہ النسا تو کہین ۔ ایک مدت سی مین مشہور ہون حیوانون کین

محتسب دیکھئے کس کس کو سزا دیتا ہے
ساغری کی سبھی مست ہیں میخانوں میں

سرو میں دیکھ کر ای رشک مسیحا بخدا
جان بر لب ہیں تیری بیمار شفا خانوں میں

وصف آئینہ رخون کی جو تبسم کرتا ہون
شہرت صاف سبا لی ہی سخندانوں میں

رند مشرب ہیں یہان کسکو سمجھتی ہیں ہم
مرتبہ شیخ کا ہوگا تو مسلمانوں میں

فیض سی نادر مرحوم کی ای بخت لطیف
بات اجتک نہیں بگڑی ہی سخندانوں میں

کیا فصل ہی کیا خوب بہار چمنستان +
گلزار میں لبشاش ہیں ہر مرغ خوش الحان

رنگ رخ گل گوہر شبنم میں عیان ہی
پہننے لگی اب موتیون کی لعل بدخشان

کیا فیض صبا ہی کہ جو زاید کا گلزار میں ہو
خوشبوی گل نسیم سی ہر دم ہی پریشان

شبنم کا بنیا لطف ہی گلہای سمن پی
پہلے ہوئی ہیں چاندنی میں گوہر غلطان

ڈوبی ہوئی ہیں رنگ میں عیاں انکی قبائیں
کیا فصل چمن میں ہی بہار گل و ریحان

ہر شاخ پہ بیٹھی ہوئی پہرتی ہیں غزل یہ
اوصاف میں ہی گل کی ہر یک مرغ غزلخوان

یہ شوکت گلزار تو ہے رونق بستان
وہ گل ہیں تو یہ عطر بہار چمنستان +

وہ عطر تو یہ بو ہیں جو وہ گل ہیں تو یہ عطر
وہ عطر تو یہ روح جو وہ روح تو یہ جان

وہ ابر یہ جوہر ہیں جو وہ بادہ تو یہ گھٹا
وہ تیغ دو دم ہیں تو یہ خنجر بران

وہ بحر صفا ہیں تو یہ ہیں کان جواہر
وہ در عدن ہیں تو یہ ہیں لعل بدخشان

وہ لعل یہ یاقوت وہ الماس یہ گوہر
وہ صفحہ بلور تو یہ تختہ مرجان

وہ برق تو یہ صاعقہ وہ ابر تو یہ آب
وہ آب تو یہ صبح صفا ہیں رخ خوبان

وہ صبح صفا ہیں تو یہ ہیں مہر منور
وہ شام جہان ہیں تو یہ ماہ درخشان

| | |
|---|---|
| وہ ماہ تو یہ صبح جو وہ صبح تو یہ عید | وہ عید تو عیش دل صوم گذاران |
| وہ حال تو یہ قال جو وہ عارف ہے یہ کامل | وہ عابد و زاہد تو یہ ہیں خاصۂ یزدان |
| وہ نسخۂ عیسی ہیں تو یہ دست شفا ہیں | وہ مصحف بیضا ہیں تو یہ معنی قرآن |
| وہ بادہ ہیں یہ نشہ وہ راحت یہ مسرت | وہ جام تو یہ جم ہیں وہ وحدت تو یہ عرفان |
| وہ تیغ ہیں یہ عزم ہیں وہ رزم ہیں یہ عزم | وہ لطف ہیں یہ کام ہیں وہ تیر یہ نشتر گاران |
| وہ زر تو یہ اکسیر وہ اکسیر یہ قدرت | وہ چشم تو یہ روشنی مردم انسان |
| وہ سر تو یہ سینہ جو وہ سینہ تو یہ پہلو | وہ پہلو تو یہ دل ہیں جو وہ دل ہیں تو یہ جان |
| وہ جان یہ طاقت جو وہ طاقت تو یہ ہمت | وہ ہمت عالم تو یہ ہیں ہمت انسان |
| وہ عدل تو یہ داد و بخشش یہ سخاوت | وہ لطف تو یہ رحمت دلہای غریبان |
| وہ اوج ہیں یہ عرش ہیں وہ لوح یہ خامہ | وہ رتبۂ اعظم ہیں تو یہ منزل کیوان |
| وہ شاہ زمانہ ہیں یہ اسکندر دوران | وہ قیصر و خاقان ہیں تو یہ جاہ سلیمان |
| وہ گلشن عالم میں رہیں پھولتے پھلتے | سنبل کی طرح اونکی ہون بدخواہ پریشان |

سامان ہیں سو لطیف ایسا خدایا
وہ ساز خوش آہنگ ہو یہ پردۂ عرفان

جلوۂ یار گلعذار ہے حسین
یاد ہی سبزۂ رخ گلگون
وان ہی آراستہ صف مژگان
بی سبب تنگ کرتی ہو ہمکو
آنکھوں میں غیر کی کھٹکتا ہوں

باغ میں موسم بہار نہیں
گرچہ سبزہ سبزہ زار نہیں
مصلحت اپنی تو بکار نہیں
متصور یار کار نہیں
گو کہ ظاہر میں نوک خار نہیں

ہے شعور دشمن سی باہم گرد دل کا
کیا سہ وہ محشر مسار نہیں

کب تصور مین آتش رخ کی
سوزش عشق شعلہ بار نہیں

جا بجا مین ہوا پہ اوڑتا ہوں
ناتوان ہون سبک ہون بار نہیں

خاک پر ہی بنا ہے قصر جسمان
تاکہ سمجھی کہ جز غبار نہیں

گوہر نقد دل سوا تیرے
ماہ و خورشید پر نثار نہیں

طفل اشک آج نکلی آنے مین
آنکھہ مین بھی انہیں قرار نہیں

غیر اوس گل کی ای نسیم چمن
سیر گلزار مین بہار نہیں +

کوئی یان خیر خواہ ای پاک لطیف
شورش یار غمگسار نہیں

برق آفت جو شوخون کی نگہہ تار نہو +
ہدف تیر بلا عاشق جانسپار نہو

ہے یہی مد نظر فاش میرا راز نہو
طفل اشک آنکھہ سی گر کر کہین غماز نہو

خون دل ہے کی بہرا شہر مین تک پہونچی
گر عقیق لب جان بخش مین اعجاز نہو

بوسہ ہای لب جان بخش کا بیمار نہین
کبھی عیسی سی علاج دل ناشاد نہو

چشم مشتاق مین آئی جو تصور تیرا
ساتہ پردہ دل مین رہی فاش کبھی راز نہو

قصہ طور و تجلی ہی ابھی یاد مجھے
سرمہ آلودہ کسیکی نگہہ ناز نہو

نہ لکھائی اگر ای شوخ نظر کا تیری
نشتر بلا پر گو کبھی طاقت پرواز نہ ہو

نقد دل وزد حنا کی نہ کبھی ہاتہ لگے
دست رنگین سی تیری یار اگر ساز نہو

جان نکلیگی تن زار سی غمزہ کرکے
نزع کیوقت خیال بت طناز نہو

خانہ تن سی میری روح نکل ہی جاتی
ایکدم اور دم یار اگر باز نہو

دل میرا چھین لیا خوب کیا توں ہی نے
اوس پہ معشوق نہیں کبھی جو دم باز نہین

واشد دل نہیں ممکن رہ حسرت مین
دہن غنچۂ تصویر سے کبہی باز نہو

بند ہگیا عاشق رنجور کی ماتم کا طلسم
شیشگون کیون فلک شعبدہ پرداز نہو

طایر دل لکہو ہی جو رہاسے مشکل
مژہ یار کہین پنجۂ شہباز نہ ہو

الامان مانگتی ہی برق شرر بار اس سے
آہ عشاق ستم شعلہ آواز نہ ہو

دفتر زر کا وہ مشتاق ہون ساقی مین زاہد
بس سی توڑون در میخانہ اگر باز نہو

ہمسے نالون ہی مین قمری نہ ہی جیت لطیف
سرو ہی پیش قد یار سرافراز نہوئہ

حضرت حق سی ملی دولت عزت مجکو
کیمیا ہوگئی خاک رہ ذلت مجکو

اسی پری رو نظر آتی ہی قیامت مجکو
آفت جان ہی سیاہی شب فرقت مجکو

کیا قیامت ہی تیری گرم مزاجی الیعنج
ابہی دق کرنی لگی آکی حرارت مجکو

گرم رفتار ہی وہ سرو چراغان جب سی
نظر آنی لگی آثار قیامت مجکو

بوسہ رو ہی عرقناک ملا غصہ مین
گہول کر زہر دیا آپ نی شربت مجکو

رات بھر فرقت محبوب مین بیتاب ہون
یاد آتی ہی جو وہ چاندسی صورت مجکو

آج ہم ایسی ہی وعدہ فردای وصال
نظر آنی لگی کچہ صورت صحبت مجکو

صدقہ اپنی لب جان بخش کا ای تنگ مسیح
کہدو تا مرگ رہی اب نہ حرارت مجکو

خط تقدیر مین ہی عارضۂ عشق لطیف
ای طبیب آگئی نہیں نسخۂ صحت مجکو

معرفت سی ہین دل اہل حقیقت آئینہ
اونکی دل رتبہ ہین اونکی حقیقت آئینہ

دیکہہ کر تیری صفائی رخ کو صورت آئینہ
بن گیا ہی صفحہ تصویر حیرت آئینہ

غیرت عشق حجابین صاف فی مارا مجھے
عارض پر نور سی بیجا ہی دعوائی صفا
سبزۂ خط بتان جوہر سی بہتر ہی کہین
جلوہ گر رہتا ہی دلمین عارض پر نور یار
کیون نہ عالم مین غبار دلکا باعث ہو غریب
حیف ہی دل تو ہمارا سوز فرقت سی جلے
اپنی صورت دیکھہ کر بگڑا جو وہ نازک مزاج
روکشی مشکل ہی رخسار بتان ہند سے
جب سی اوس سحر صفائی شوق آرائش کیا
دشمنون کو دیکھہ کر سکتہ نہو جاوی کہین آئینا
روی رنگین دیکھتا ہی دمبدم وہ رشک حور
پردہ اوٹھ جاوی ابھی رخسار روی یار سی
پرتو افگن ہو اگر عکس رخ سیمین یار
[illegible] دیکھانا عاشق حیران کو لازم ہی نہین
آبداری اسکو کہتی ہین کہ چشم خلق مین
مسی ملتی ہین کبھی زلفین بناتی ہین کبھی
عکس عارض سی ہی ہر دم جلوہ گر نور خدا
صبحدم ہی روبروی مصحف رخسار یار
شرم سی زانو سر اوس کافر کی پیشانی نہین



ای پری زیبا ہی جا ہی لوح تربت آئینہ
جا کی اسکندر سی بہر نوای صورت آئینہ
آگی اوس رخ کی نہین رکہتا حقیقت آئینہ
یہ وہ آئینہ ہی دیکھی جسمین صورت آئینہ
دم سی ہو جاتا ہی کیا محو کدورت آئینہ
اور پر یون سی رہی یون گرم صحبت آئینہ
پہر مر دم ہو گیا ہی چشم عبرت آئینہ
جاتی سوی حلب کر جاوی ہجرت آئینہ
بن گیا ہی حلقۂ گرداب حیرت آئینہ
دمبدم دیکھلا رہا ہی حسن صورت آئینہ
ہی مقرر تحفۂ گلزار جنت آئینہ
پاوی گر دل کی طرح چشم بصیرت آئینہ
اپنی گہر مین بہر لی سب دنیا کی دولت آئینہ
سکتہ مین دیکھلاتی ہین ار آ [illegible]
چشمۂ حیوان [illegible] آب ظلمت آئینہ
[illegible] رخسار روی یار ظلمت آئینہ
[illegible] یہ سالی رکہتا ہی [illegible] تیری بہرہ آئینہ
وادی ایمن بنا ہی تیری دولت آئینہ
کر رہا ہی صاف قرآن کی تلاوت آئینہ
آئینہ مین دیکھتا اپنی صورت آئینہ

گھر کیا دلمین صنم کی روبروئی نی لگا
کوئی آفت ہی الٰہی یا قیامت آئینہ

صبح اگر چینی جبین یار کی آئی نظر
صاف تجہی خندۂ صبح صفا حسب آئینہ

تیرہ شفاف سی کیا اوسکو نسبت ہی لطیف
آئینہ تو لیکی دیکھی اپنی صورت آئینہ

کیا انتظار مرگ ہی کیا اشتیاق ہی
تاریکی لحد شب تار فراق ہی

زندان بادہ کش مین اگر اتفاق ہی
بس احتساب شیخ ہی بالائی طاق ہی

یاالاتفاق حسن بہی مالا یطاق ہے
ای باکمال ابرو زمانہ مین طاق ہی

اخفای راز عشق ہی اغیار سے مجھی
بغض و حسد ہی دلمین نقیض و نفاق ہی

غیرون کو مجہسی رنجش مالا یطاق ہے
آوازۂ فغان دل عاشق کو شاق ہی

لاغر ہین خوش ہوا ہون در قصر یار پہ
گویا ہلال عید خم پیش طاق ہے

ای بت کیا ہی قولی تو اعجاز عیسوی
کل کی بہ نسبت آج یہ بیمار چاق ہی

کیسی بہار ہی کہانکی نسیم صبح
یان ہم ہین اور آتش روز فراق ہی

پامال کیون نہ مست ہون بزم شراب مین
کیا خوشنما اٹھی ہوئی ساقی کی ساق ہی

ای محتسب ہون مین شراب طہور کو
اس مسئلہ مین بھی نہیں کیا اتفاق ہی

شجرہ کیا ہے شوق گلستان حسن مین
شجرہ تمام شیخ کا بالای طاق ہی

کیا سلسلہ کو توڑ کی [illegible] لطافت
مستانہ بادہ کش ہین کہین اتفاق ہی

ہی نقش خاص صورت زیبا آپ کی
واجب رہی تمام ہی سرکار آپ کی

زندہ کیسی نہ عاشق بیجان کو کیا
عیسی کا معجزہ نہیں گفتار آپکی

مرجان باغ سرخ نکرین جانب چمن
دیکھین جو رنگ گل رخسار آپ کی

آتش منا جیون سی جلایا دل حزین
بجلی تو دم گلعین خر من ہستی جلا دیا
نکلا دیا مکان سی باہر تو کیا ہوا
آقائی نامدار ہو ازا د سمجھئے
اللہ ہی کہ جان سے بچے بجہد عزیز گئے
یار و تسے بعد مرگ ہم آغوش ہو لیے
کیون جن و انس ایسے بیہوش گر پڑی

کیا برق شعلہ بار ہی تلوار آپ کے
برق بلا ہی تیغ شرر بار آپ کی
چھوٹی کسبان سایہ نہ دیوار آپ کی
اچھی نہیں غلام سے تکرار آپ کی
سر مانگتی ہی دیر سی تلوار آپ سے
گویا ہلال عید سے ہے تلوار آپ کے
ہم جانتی ہین سحر سے ہے رفتار آپ کے

گردن لطیف زار کی حاضر ہی سیس
اب جلد فیصلہ کری تلوار آپ سے

نوروز ہی گلونکو شگوفہ کھلا رہی
عارض کی خط سبز سی طرفہ بہار ہی
غیرونکی سامنی وہ گل نوبہار ہی
ایام ہجر یار مین فصل بہار ہی
چاہ ذقن کی خط سی عجایب بہار ہی
نوروز کا ہی روز ہی فصل بہار ہے
ساقی ہی جام می ہی چمن ہی بہار ہے
بیوجہ یہ فقیر بیان خاکسار سے
کیا سچ ہی خموش جو شمع مزار سے
منصور کی صدا ہی انا الحق گواہ ہے

سینہ ہی آفتاب ہی دل بیقرار ہی
طاؤس برق حسن بتان کا شکار ہی
ای بلبلان باغ ہی اب تجکو خار ہی
سیر چمن مین گل کی نظارہ سی خار ہی
کوثر کے گرد جیسی اوگا سبزہ زار ہی
ای آفتاب حسن تیرا انتظار ہے
کیا چاندنی ہین صحبت بوس و کنار ہی
عاشق کی سرنوشت مین خط غبار ہے
خورسند اور خستہ دل وا غدا سے
معراج عاشقونکی لئی اوج دار ہے

دست جنون کی بخیہ کی قابل نہین رہا
جامہ ہزار جا سے میرا تار تار ہے

دیوانہ ہون جو طرۂ زیبای یار کا
کوڑ رنگی ہر طرح سے مجھی مار مار ہے

یوسف کی طرح بیچ لین جاہین مجھی حضور
مجبور ہی غلام تہین اختیار ہے

جس درجہ طول ہی تیری زلف دراز مین
ار تنا دہان تنگ مین بھی اختصار ہے

خورشید و ماہ تو منظر آتی ہین ایکجا ملہ
ابرو پر اوسکی کج کی جگہہ زر نگار ہے

ریش سفید رنگتی ہین زاہد خضاب سے
کیا موسم خزان مین یہ طرفہ بہار ہے

لچکی کمر نہ بیلد سکے ہوے لنسے کسطرح
رنگ حنا بھی فرط نزاکت سی بار ہے

منصور کا جو حال سنا یہ کہلا ہمین
سولی پہ اوج عشق کا دار و مدار ہے

پیاسا ہون جام شربت دیدار یار کا
اب خضر کا کسیکو یہان انتظار ہے

ذرہ ہی آسمان کو منیر نکو نہ لنزلہ
بیتاب آج کسکا دل بیقرار ہے

ای باعث شفاعت امت ہی خیال
روز جزا لطیف بھی امیدوار ہے

یاد زلف و رخ مین کیا مجھپر قیامت ہو گیے
صبح محشر ہو گئی اور شام فرقت سر ہو گیے

آپ کی جاتی ہی کیا برپا قیامت ہو گیے
بزم ماتم سی زیادہ بزم عشرت ہو گیے

نامہ بر اب تک نہین لایا جواب خط شوق
تکتی تکتی راہ مجبکو ایک مدت ہو گیے

کب لحد پر میرے قاتل نی کیا روشن چراغ
گل زمانہ سی مگر شمع محبت ہو گیے

شرر گرتی ہین تیری آنکھون کا کشتہ جابکر
سرمہ چشم آہو خاک تربت ہو گیے

بت ستا کو جو مین تیری اشتیاق دید سے
روزن دیوار گویا چشم حیرت ہو گیے

وصل کی شب کو ملک ناتہا مجھی گستاخ ان
روبروی یار آخر کو ندامت ہو گیے

گرم جوشی دیکھہ کر مجھسی جلے کیا کیا رقیب
سبق حسن ای پری مسری شرارت ہو گیے

خون بہایا جای گا اکدن دم شمشیر سے
ابروی قاتل سے کیون مجکو محبت ہو گیے

اسکے کوچہ کی فقیری بھی عجایب چیز ہے
خاک پر لوٹی میسر بادشاہت ہو گیے

بات کہنی مین دل پیر و جوان لینی لگا
قدرت اللہ گو یا اوسکی قدرت ہو گیے

ایسے صنم جب سی تب ہجران کا مجہہ پر زور ہے
طاقت اعضاے جسم زار رخصت ہو گیے

حال مسکین پہ ہمیشہ یار کو ہی التفات
باعث ذلت میری توقیر و عزت ہو گیے

نور افشان حسن روی جانان دیکھ کر
آسمان پر ماہ پروین کو خجالت ہو گیے

پان کی سرخی تہی کافی خون عاشق کی لیئی
آفت جان اور بھی چہرہ کی رنگت ہو گیے

وہ سر اک بار بر واری کریگا اسطرح
یہ بھی جور و ستم سہنے کہ عادت ہو گیے

چونک اوٹہی خفتگان خاک بھی زیر زمین
آپکی رفتار سے برپا قیامت ہو گیے

خون ناحق سی اونہین آگاہ مینی کردیا
ای لطیف خستہ اپنی ختم حجت ہو گیے

ہی نمایان ضیا خط عارض پہ نور سے
قدرتی سبزہ اوگا ہی تختہ بلور سے

ماہ کیا خورشید تک جلوہ نہ بخشی نور سے
سامنا پڑ جائی گر میری شب دیجور سے

باغ مین تیغ نگاہ نرگس مخمور سے
دم مین جوی خون روان ہو خوشہ انگور سے

جلوہ افشان ہو اگر صحن چمن رات کو
خوشہ پروین ہو پیدا طارم انگور سے

عاشقون کو اپنی در پردہ جلاتا ہی شوخ
دیوی شمشیر نظر کو آب رنگ طور سے

ماہ نو نی ہجر کی شب مین کیا زخمی مجھے
کار مرہم لیجئی صبح وصل کی کافور سے

پاس تیری رشک گل اغیار ہین باغ و بہار
مین جو کانٹا سا کھٹکتا ہون نظر مین دور سے

راگ لاتی بزم عشرت مین جو وہ مطرب لطیف
نالہ پردرد پیدا ہون دل طنبور سے

صورت پروانہ ہر شب کیون نہ وہ شیدا کرے
لو لگی ہے جسکو شمع عارض پر نور سے

شسته تها یه بهی اپنی دیدهٔ خونبار کا — آپ کا طوفان جو اوٹها اشک تنور سے

کسلئی معراج سمجها تها وه اوج دار کو — چاہئی سر اناالحق پر چهنا منصور سے

کیون جدا ہوتا ہون سی میری بپا ہون صد ہزار — کالبد اپنا بنا ہی خاک نیشاپور سے

کیا عجب جو شور تلخی سے ہماری میکشو — سر کرے حسرت ہو پیدا شیشه انگور سے

آپ نی تو مجکو ہلکا کر دیا سر کا تکر — بار غم اوٹهوائی گا اب کسی مزدور سے

کیون ہو تبدیل رنگ صورت لیل و نہار — گیسوی شبگون بہم ہین عارض پرنور سے

نرگس بیمار کو ناحق ہی خوف محتسب — معترض کوئی نہین مینوشی معذور سے

چهیڑنی کو وصل کا پیغام ہی ہنگام نزع — زندگی بهر کی نه سنی جو بات مجه مہجور سے

کم نہین خورشید تابان سی رخ پرنور ماه — آنکهه مین آنسو بهر آئی جب نظر کی دور سے

نقش زرین تیری ہاته اپنی تقسیر نگو نگر — ہمسری کرتی ہین تاج قیصر و فغفور سے

دام مین اگلیا کی چڑیا یا پهنسنا منظور ہے — اس لئی ہم سلسله رکهتی ہین ہر عصفور سے

آفتاب صبح محشر کوشه لکها دین کہین — دود حسرت سر اوٹهائی گر دل محرور سے

صورت یعقوب یه غم اپنی یوسف کا ہوا — روتی روتی ہو گئین معذور آنکهین نور سے

آج تو مرتی ہین یارب فرقت محبوب مین — باز آئی وعدهٔ فردائی وصل حور سے

زلف کی کالی نه چهوڑینگی کبهی جیتا مجهے — آئیو پهر ہو و ثعبان موسی طور سے

مر گیا ہون دیکهه کر حال رخ رنگین کو مین — دیکهیو مجکو کفن ہی اطلس و سنفور سے

اپنی عاشق سی خفا ہو کر نه آنکهین پهیری
وه لطیف زار مجرا کر رہی ہی دور سے

نه بهولین غیر ہین گو حضور بهول گئے — ستم ہی یار و دل ناصبور بهول گئے

ہوا جو انش قسمیر نی کعبہ جناب کو
غصہ مین لال وہ گل رنگین مقال ہی
گیسوی مصطفے کی لئی بخشدی مجھی
لوح صفای عارض گلگو نسی اٹھ دلنا

تار سیکی مزار کلیم بلال ہے
فصل خزان مین شاخ قلم نہال ہے
یارب گناہ گار میرا بال بال ہے
شبنم اداس آبدوان پایمال ہے

خون اوسنی یان کہا کی کیا ہی زمانہ کا
لخت دل لطیف مقرر او گال ہی

محمد سید کون و مکان ہی
کروں کیونکر بیان وصف احمد
غبار کوی احمد کحل اثمد
یہان لکہا نہین کچہ بلبلو نکو

محمد خاتم پیغمبران ہی
زبان خلق را یارا کہان ہی
برای نور چشم عاشقان ہی
بہار دین احمد بیخزان ہی

لطیف اونکو فلک رتبہ لکہی کیا
تماشا گاہ جنکی لامکان ہی

## در مدح جناب مستر بیرن صاحب کلکٹر بہادر ضلع باندہ

بہت اچھی حکام عالی مقام
بہت اچھی حکام دانش قرین
خدیو فلک قدر عالی شکوہ
فریدون فر و شوکت شاہ جشم
شہ دستگیر امیر و فقیر

کرم گستر و فیض بخشای عام
مگر ثانی مین صاحب نہین
کہ ہی جسکی آگی پر کاہ کوہ
مہ رفعت و جاہ و گردون حشم
نوازندہ طفل و برنا و پیر

کیا اسطرح عدل نوشیروان
نہ ظالم سے مظلوم کے دل میں ڈر
کسی نے جو اک کیا عرض حال
کسی کا جو حال پریشان سنا
کیا باغیوں نے جو اک شر فساد
جو آیا وہ جور و بیداد سے تھے
کیا باغیوں کا جو نام و نشان
سر بست ایسا کیا بند و بست
نہ چھوڑا کوئی باغی ہو ایسے رکھ
پریشان ہوئی ہر طرف اہل کین
ستم پیشگی سے جو مائل ہوئے
رہ عدل و انصاف میں بے نظیر
کوئی خستہ تیغ ستم کا نہیں
یہ تھا حکم عدل و سیاست رواں
ہوئی شیر تر بچہ گوسپند
یہی شاہ باز سیاست سے ڈر
کریں جس طرف میں صاحب نظر
یہی ہیں دعا اسکے ہر صبح و شام
مبارک رہے جاہ و جلال فرنگ

۴۲۱ کہ مضمون ہوی ساری بیرون الوان
رعایا ہی آباد سب اپنی طرف
سر دست شدہ ہوا پایمال
سر افراز از لطف و عطاسی کیا
پریشان ہوی صورت ابر و باد
وہ بہانے مین لشکا کی بارگی
ہوی باغ عالم مین سب شادمان
زبر دست یکسر ہوی زیر دست
کیا صاف خار و خس بد گہر
سفر جہنم بنایا کہین
گرفتار طوق و سلاسل ہوی
کسیکو نہین شکوہ چرخ پیر
زبان شکایت سکہی وا نہین
ہراسان ہی روبہ سی شیر ژیان
نہین گرگ سی دلمین خوف گزند
پرندہ کوئی مار سکتا ہی پر
وہین نصرت و فتح کا ہو گذر
رہی سایہ مین صاحب مدام
مضاعف ہوا مال و منال و ننگ

| | | |
|---|---|---|
| اگر اونکا بچا رہے چار سو | ۴۲۳ | رہی لشکر شاہ با آب و رنگ |
| رہی سلطنت اقلیم حکم عام | | رہی دشمنون کو ہزیمت مدام |
| حضور کا نکاست بہ نام لطیف | | رہی اپنے اہل زمین مین شریف |

## تمام شد

## قطعہ تاریخ اختتام دیوان

| | |
|---|---|
| گشت چہ دیوان لطیف شیخ سخاوت علی | بحر طویل و خفیف جملہ مرتب شگفت |
| ہاتف غیبی بران دید چہ بحر سخا | بحر سخاوت بہ بود سال ہمون ہاتف گفت |

سنہ ۱۲[illegible] ہجری

## قطعہ وفات شیخ سخاوت علی المتخلص بہ لطیف
## از طبع زاد عبد الغفور خان صاحب متخلص بہ شہر

| | |
|---|---|
| الٰہی ہوئی خلد سخاوت سے + | رخصت چو در بہشت بہ یکبارگی |
| سال وفاتش ز جنت بہ زار | گفت شہر رحیف سخاوت علی |

[illegible] بحمد واللہ کہ دیوان مطبوع و مقبول [illegible]
[illegible] واقف [illegible] شیخ سخاوت علی [illegible]
[illegible]
مطبع [illegible]

